بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) - ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

۱۹۹۰ء

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

مطبع ـــــــــ قریشی آرٹ پریس

کتابت ـــــــــ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ـــــــــ 165 روپے

تاریخ اشاعت ـــــــــ اپریل 2003ء بار ششم

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا» (قَالَ: بِمَا صَبَرُوا عَلَى التَّقِيَّةِ) وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ» قَالَ: الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ.

۱۔ آیا ان لوگوں کو دُہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بناء پر حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر۔ اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے، فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

۲ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْجَمِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوّے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے، سوائے نبیذ (جَو کی شراب) اور موزوں پر مسح ہے۔

توضیح:۔ نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللهِ، قُلْتُ: مِنْ دِينِ اللهِ؟ قَالَ: إِي وَاللهِ مِنْ دِينِ اللهِ وَلَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عليه السلام: «أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» وَاللهِ مَا كَانُوا سَرَقُوا شَيْئاً وَلَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: «إِنِّي سَقِيمٌ» وَاللهِ مَا كَانَ سَقِيماً.

عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ» قَالَ: الْحَسَنَةُ : التَّقِيَّةُ، وَالسَّيِّئَةُ: الْإِذَاعَةُ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ» قَالَ : الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ التَّقِيَّةُ ، «فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ» .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، نیکی اور بدی برابر نہیں کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان وجوب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریقے سے کرو فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا أَبَا عَمْرٍو أَرَأَيْتَكَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِفُتْيَا ثُمَّ جِئْتَنِي بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُكَ بِخِلَافِ مَا كُنْتُ أَخْبَرْتُكَ ، أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِخِلَافِ ذَلِكَ بِأَيِّهِمَا كُنْتَ تَأْخُذُ ؟ قُلْتُ : بِأَحْدَثِهِمَا وَأَدَعُ الْآخَرَ ، فَقَالَ : قَدْ أَصَبْتَ يَا أَبَا عَمْرٍو وَأَبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يُعْبَدَ سِرّاً أَمَا وَاللهِ لَئِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ إِنَّهُ [لَ]خَيْرٌ لِي وَلَكُمْ ، [وَ] أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي دِينِهِ إِلَّا التَّقِيَّةَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے ابو عمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں۔ پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہوگا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

۸ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ دُرُسْتَ الْوَاسِطِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا بَلَغَتْ تَقِيَّةُ أَحَدٍ تَقِيَّةَ أَصْحَابِ الْكَهْفِ إِنْ كَانُوا لَيَشْهَدُونَ الْأَعْيَادَ وَيَشُدُّونَ الزَّنَانِيرَ فَأَعْطَاهُمُ اللهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے تمہیں پہنچا کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور از روئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

۹ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ وَاقِدٍ اللَّحَّامِ قَالَ: اسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي طَرِيقٍ فَأَعْرَضْتُ عَنْهُ بِوَجْهِي وَمَضَيْتُ ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَأَلْقَاكَ فَأَصْرِفُ وَجْهِي كَرَاهَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ، فَقَالَ لِي : رَحِمَكَ اللهُ وَلَكِنَّ رَجُلاً

لَقِيَنِي أَمْسِ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ : عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ، مَا أَحْسَنَ وَلَا أَجْمَلَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ملا۔ میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کراہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ لیکن ایک شخص فلاں مقام پر مجھے ملا درجب کہ مخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا۔ علیک السلام یا اباعبداللہ، اس نے اچھا نہ کیا۔

توضیح:۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : إِنَّ النَّاسَ يَرْوُونَ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ، ثُمَّ تُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي ، فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يَكْذِبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا قَالَ : إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ، ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي وَإِنِّي لَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ ، وَلَمْ يَقُلْ : لَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي . فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ : أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبَرَاءَةِ فَقَالَ : وَاللّٰهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَمَا لَهُ إِلَّا مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ «إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ» فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله عِنْدَهَا : يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَعُدْ فَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عُذْرَكَ وَأَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا .

۱۰۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھ گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے۔ تو میں دینِ محمدؐ پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برأت نہ کرنا۔ (سائل دینِ محمدؐ پر ہونے سے سمجھا کہ برأت نہ کرنی چاہیئے لہٰذا اس نے یہ کہا) پوچھا کیا برأت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لیے جائز ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیئے جو عمار بن یاسر نے کیا۔ جبکہ اہل مکہ نے انھیں مجبور کیا (کلمۂ کفر کہنے پر) حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا۔ خدا نے تمہارا عذر

لَقِيَنِي أَمْسِ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ : عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، مَا أَحْسَنَ وَلَا أَجْمَلَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ملا میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کراہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ لیکن ایک شخص فلاں مقام پر مجھے ملا اور جب کہ مخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا۔ علیک السلام یا اباعبداللہ، اس نے اچھا نہ کیا۔

توضیح:۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ النَّاسَ يَرْوُونَ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ، ثُمَّ تُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي ، فَقَالَ: مَا أَكْثَرَ مَا يَكْذِبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا قَالَ: إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي، ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي وَإِنِّي لَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ ؛ وَلَمْ يَقُلْ : لَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي. فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ : أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبَرَاءَةِ فَقَالَ : وَاللهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَمَا لَهُ إِلَّا مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ «إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ» فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله عِنْدَهَا : يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَعُدْ فَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عُذْرَكَ وَأَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا .

۱۰۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبرِ کوفہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھ گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے۔ تو میں دینِ محمدؐ پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برأت نہ کرنا۔ (سائل دینِ محمدؐ پر ہونے سے سمجھا کہ برأت نہ کرنی چاہیئے لہذا اس نے یہ کہا) پوچھا کیا برأت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لیے جائز ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیئے جو عمار بن یاسر نے کیا۔ جبکہ اہلِ مکہ نے انھیں مجبور کیا (کلمۂ کفر کہنے پر) حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس موقع پر رسول اللہؐ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا۔ خدا نے تمہارا عذر

قبول کرلیا اور تمھیں حکم دیا ہے کہ اگر دوبارہ کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا عَمَلاً يُعَيَّرُونَا بِهِ ، فَإِنَّ وَلَدَ السَّوْءِ يُعَيَّرُ وَالِدُهُ بِعَمَلِهِ كُونُوا لِمَنِ انْقَطَعْتُمْ إِلَيْهِ زَيْناً وَلَا تَكُونُوا عَلَيْهِ شَيْناً صَلُّوا فِي عَشَائِرِهِمْ وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَلَا يَسْبِقُونَكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَأَنْتُمْ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ وَاللهِ مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخَبْءِ قُلْتُ : وَمَا الْخَبْءُ ؟ قَالَ : التَّقِيَّةُ .

١١۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ بُرا بیٹا اپنے عملِ بد سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے۔ تم ایسے بنو کہ جو آپ کے لیے باعثِ زینت ہو نہ کہ باعثِ شرم ہو۔ قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں موجود رہو اور کسی امرِ نیک میں ان کو سبقت نہ کرنے دو کیونکہ تم اس کے لیے ان سے زیادہ بہتر ہو۔ خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورتِ تقیہ۔

١٢ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْقِيَامِ لِلْوُلَاةِ ، فَقَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ .

١٢۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے جس کے لیے تقیہ نہیں اس کے لیے دین نہیں۔

١٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ .

١٣۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا اعمالِ جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت سے۔

١٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : [كَانَ] أَبِي عليه السلام يَقُولُ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَقَرُّ لِعَيْنِي مِنَ التَّقِيَّةِ : إِنَّ التَّقِيَّةَ جُنَّةُ الْمُؤْمِنِ.

١٤۔ فرمایا حضرتِ ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لیے سپر ہے۔